بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تصریحات

پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر کی وہ تاریخ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے، جب اندلس میں مسلمانوں کی عظیم الشان سلطنت طوائف الملوکی کا شکار ہو چکی تھی، قسمت آزما حریصان اقتدار خودغرض راہنما اور نا اہل حکمران جہاں اندلس کو کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر چکے تھے، وہاں قسطلہ کا عیسائی حکمران فرڈیننڈ اول مسلم حکمرانوں کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر اندلس میں مسلمانوں کے ڈگمگاتے ہوئے اقتدار پر فیصلہ کن ضرب لگانے کا فیصلہ کر چکا تھا ——— اندلس کی تاریخ کا یہ وہ دور ہے جب شمشیر وسناں سے کھیلنے والے مسلمان طاؤس ورباب کے اس حد تک خوگر ہو چکے تھے کہ وہ اس وقت بھی اپنے اسلحہ خانوں میں آلات حرب تیار کرنے کی بجائے موسیقی کے آلات بنانے میں مصروف تھے جب کہ وہ گھٹنوں تک خون میں ڈوبے ہوئے تھے اور تباہی وبربادی کے طوفان ان کے گھروں کے دروازوں پر دستک دے رہے تھے!

اور حد تو یہ ہے کہ فرڈیننڈ کی موت کے بعد جب الفانسو ششم قسطلہ کے تخت پر متمکن ہوا اور اس نے اشبیلیہ پر چڑھائی کی تو اس ریاست کے ایک وزیر ابن عمار نے الفانسو کو اپنے مقابلے میں شطرنج کی ایک بازی کھیلنے کی دعوت دے ڈالی، اس شرط پر کہ اگر الفانسو جیت گیا تو ابن عمار اسے ایک بیش قیمت شطرنج، جس کے مہرے قیمتی ہیروں سے تراشے گئے تھے، انعام میں دے دے گا ——— اور اگر الفانسو ہار گیا تو وہ اشبیلیہ پر لشکر کشی کا ارادہ ترک کر دے گا ——— اسپین کی مختلف تاریخوں سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ ابن عمار نے الفانسو کو شطرنج کی بازی میں مات دے دی، جس کی بنا پر الفانسو نے وقتی طور پر لڑائی کا ارادہ تبدیل کر دیا ——— چنانچہ اس "معرکہ" کے تھوڑی دیر بعد اشبیلیہ کی فوج "فاتح وکامران" لوٹنے والے ابن عمار کا فلک شگاف نعروں سے استقبال کر رہی تھی اور اسی رات اشبیلیہ میں "فتح" کی خوشی میں جشن منائے جا رہے تھے!